89609 ـ فوت شدہ دادے کو دوسروں کا مال ہڑپ کرنے کی سزا سے کیسے بچایا جا سکتا ہے ؟

سوال

میرے دادا جان فوت ہو چکے ہیں، میں ان سے بہت محبت کرتی ہوں اور انہیں دعا میں نہیں بھول سکتی: میرے دادا جان فوت ہوئے تو ہم انہیں اپنی خوابوں میں بہت عجیب و غریب حالت اور پریشانی میں دیکھنے لگیں، کبھی تو ہم انہیں جلا ہوا دیکھتی ہیں، اور کبھی لیٹرین میں لوٹ پوٹ ہوتے دیکھتی ہیں، اسی طرح کی عجیب خوابوں کا سلسلہ جاری ہے کوشش و بسیار اور تلاش کے بعد پتہ چلا کہ دادے نے ایك یتیم کی زمین ہتھیا کر اپنا گھر تعمیر کیا تھا، اور اس یتیم ك واس کا علم بھی نہیں، لیکن دادے نے فوت ہونے سے قبل اس سے معافی طلب کی اور اس یتیم کو تین ہزار ریال بھی ادا کیے لیکن اسے پتہ نہیں چلنے دیا، اس یتیم نے اسے اس کو معاف بھی کر دیا ہے لیکن اسے ابھی تك اس زمین کا علم نہیں.
اور اسی طرح میرے دادے اور ان کے بھائی (وہ بھی فوت ہو چکے ہیں) دونوں نے اپنی بہنوں اور پھوپھی کو ان کی وراثت سے حصہ نہیں دیا، جیسا کہ معروف ہے کہ عورت وارث نہیں بنتی، اس وقت صورت حال یہ ہے کہ ان کی بہنیں تو فوت ہو چکی ہیں، لیکن بہنوں کی بیٹیاں موجود ہیں، اور پھوپھی بھی فوت ہو چکی ہے اور اس کا ایك بیٹا ہے، لیکن مسئلہ یہیں ختم نہیں ہو جاتا بلکہ بیٹوں نے دوسروں کے حقوق کا اعتراف کرنے سے ہی انکار کر دیا ہے، اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ انہوں نے اپنی زمین لوگوں پر تقسیم ہی نہیں کی، حالانکہ وہ گاؤں بھی نہیں جاتے اور شہر میں ہی رہائش پذیر ہیں اور گھر ویران پڑے ہوئے ہیں اور زمین بنجر ہو رہی ہے کوئی کاشت نہیں کرتا، ہم ان کی پوتیاں اپنے اس معاملہ میں پریشان ہیں وہ ہمارے دادا تھے، اور خوابیں بھی ہمیں ہی آتی ہیں، برائے مہربانی مجھے کوئی حل بتائیں اور نصیحت کریں؛ کیونکہ میرا دادا عذاب میں مبتلا ہے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

سب سے خطرناك بات اور معاملہ یہ ہے کہ لوگوں کا باطل و ناحق مال کھا کر اللہ کے سامنے پیش ہو، یہ اتنا بڑا اور کبیرہ گناہ ہے کہ بندہ تباہ ہو جاتا ہے اور روز قیامت اس کے گناہوں کا بوجھ بہت ثقیل ہو جائیگا، اور یہ اسے آگ میں لے جانے کا باعث بنے گا اللہ ہم سب کو اس سے محفوظ رکھے.

اور پھر سب سے بڑا ظلم و زیادتی یہ ہے کہ کمزور یتیموں اور عورتوں کا حق کھایا جائے، حالانکہ اللہ سبحانہ و تعالی

نے تو ان کا خاص خیال کرنے کا حکم دیا اور ان کا مال کھانے سے اجتناب کرنے کا تاکیدی حکم دیا ہے، کیونکہ ان کی کمزوری اور ضعف کے باعث ظالموں کے ہاتھ بہت آسانی سے ان کے مال کی طرف پہنچ جاتے ہیں.

لہذا جب سورۃ النساء میں اللہ سبحانہ و تعال نے ورثاء کے فرضی حصے بیان کیے تو انہیں شرعی تقسیم سے تجاوز کرنے سے منع کیا اور بچنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

اور جو کوئی بھی اللہ تعالی اور اس کے رسول کی نافرمانی کریگا اور اس کی حدود سے تجاوز کریگا اللہ تعالی اسے آگ میں ڈالےگا وہ اس میں ہمیشہ رہینگے اور ان کے لیے ذلت آمیز عذاب ہو گا النساء (14).

اور اسی طرح اللہ سبحانہ و تعالی نے یتمیوں کا مال کھانے کو کبیرہ گناہوں میں شمار کرتے ہوئے فرمایا ہے:

اور یتیموں کو ان کا مال دے دو، اور اچھے کے بدلے برا تبدیل مت کرو، اور ان کے مالوں کو اپنے مالوں کے ساتھ ملا کر مت کھا جاؤ، یقینا یہ بہت بڑا گناہ ہے النساء (2).

اور ایك مقام پر اللہ سبحانہ و تعالی کا ارشاد اس طرح ہے:

یقینا وہ لوگ جو یتیموں کا مال ظلم کے ساتھ ہڑپ کر جاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ ڈال رہے ہیں، اور وہ جہنم میں ڈالے جائینگے النساء (10).

کسی کی زمین غصب کرنا اور چھیننا کبیرہ گناہ ہے، اس کی سزا بہت شدید ہے، اور جب یہ زمین کسی یتیم کی ہو تو اس کی سزا تو اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس کسی نے بھی ایك بالشت زمین ظلم کے ساتھ ہڑپ کی تو اسے روز قیامت ساتوں زمینوں کا طوق پہنایا جائیگا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (3198) صحیح مسلم حدیث نمبر (1610).

اللہ کی قسم تعجب ہوتا ہے کہ جسے آپ نماز پنجگانہ کا پابند اور نفلی عبادت کرتے ہوئے دیکھیں گے، اور پھر وہ لوگوں کا حقوق کا خیال نہیں کرتا ان کے حقوق سلب کرتا پھرتا ہے، اور اپنے اوپر اتنے گناہوں کا بوجھ لادے پھرتا ہے جس سے روز قیامت پہاڑ بھی عاجز آ جائیں، نہ تو اسے اس کی نمازیں اور نہ ہی روزے اور تلاوت قرآن طمع نفس اور بخل سے روکتی ہے اور لوگوں کا مال ہڑپ کیے جا رہا ہے، اور نہ ہی وہ کسی ضعیف و کمزور عورت یا یتیم پر رحم کھاتا ہے، بلکہ اللہ کے تعالی کے فرض کردہ حقوق بھی غصب کر جاتا ہے.

لیکن اس کے باوجود ہم اللہ سے ان کے لیے نجات کی امید رکھتے پھرتے ہیں ؟!

ہماری بہن:

اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ آپ اپنے فوت شدہ دادے کو عذاب سے بچانا چاہتی ہیں جس کے متعلق آپ کا گمان ہے کہ وہ عذاب سے دوچار ہے، لیکن ہم تو صرف اس کے مالك ہیں کہ اللہ تعالی نے اپنے کتاب عزیز قرآن مجید میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث نبوی میں جو فیصلہ کر دیا ہے وہی بتا سکتے ہیں، کہ یتیموں کا ظلم کے ساتھ مال غصب کرنا اور زمین ہتھیانا اور وراثت میں ظلم و زیادتی کرتے ہوئے وارث کو حق سے محروم کرنا یہ سب کبیرہ گناہوں میں شامل ہوتا ہے، اس لیے اگر آدمی موت سے قبل ان کبرہ گناہوں سے توبہ نہ کرے (اور اس توبہ میں حقدار کو اس کا حق واپس کرنا شامل ہے) تو اسے اللہ سزا دیگا، پھر روز قیامت حقدار لوگ اپنے حقوق کے حساب سے ظالم شخص کی نیکیاں حاصل کر یں گے، اور اگر ظالم کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو مظلوم کے حق کے حساب سے ظالم شخص پر مظلوم کے گناہ ڈال دیے جائینگے، اور پھر اس ظالم کو آگ میں پھینك دیا جائیگا، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مفلس والی حدیث میں اس کو بیان بھی کیا ہے.

دیکھیں صحیح مسلم حدیث نمبر (2581).

آپ کے دادا کا یتیم کی زمین غصب کرنے سے اس صورت میں توبہ کرنا کافی نہیں جو آپ نے بیان کی ہے، بلکہ اس پر واجب اور ضروری تھا کہ وہ اسے حقیقت حال سے آگاہ کرتا اور اسے اس کا پورا حق دیتا.

غزالی رحمہ اللہ لوگوں کے حقوق پر ظلم کرنے سے توبہ کرنے کی شروط بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" اسے چاہیے کہ وہ دوسرے شخص کو اپنے جرم اور اس کے ارتکاب کے متعلق آگاہ کرے، کیونکہ مبہم طور پر حلال کرانا کافی نہیں، ہو سکتا ہے جب وہ اس کے علم میں آئے اور اس کی زیادتی کی کثرت کا علم ہو تو وہ راضی و خوشی اسے معاف نہ کرے اور اسکے لیے اسے حلال نہ کرے، اس طرح وہ اسے روز قیامت کے لیے ذخیرہ کر لے گا یا تو مظلوم ظالم کی نیکیاں حاصل کریگا یا پھر ظالم مظلوم کے گناہ اٹھائیگا " انتہی

دیکھیں: احیاء علوم الدین (4 / 47).

آپ کے دادا جان تو دار االعمل سے دار الجزاء میں منتقل ہو چکے ہیں، اس لیے اب آپ دو چیزوں کے علاوہ کسی اور کے مالك نہیں رہے:

پہلی چیز:

اس کے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالی اسے معاف کرے.

دوسری چیز:

حقدار کو اس کے حقوق واپس کریں اور ان سے درخواست کریں کہ وہ آپ کے دادا کو معاف کر دیں، کیونکہ انہیں ان کا حق واپس کرنا ۔ اگرچہ اس سے بھی آپ کے داد پوری طرح بری الذمہ نہیں ہوتے ۔ لیکن یہ ہے کہ ایسا کرنے سے بلاشك و شبہ اس کے ظلم میں کمی و تخفیف ہو جائیگی جو اس کے ذمہ تھے، اور اس لیے کہ آپ کہتی ہیں کہ حقدار میں سے بعض تو فوت ہو چکے ہیں اس لیے واجب اور ضروری ہے کہ حقوق ان کے ورثاء کو واپس کیے جائیں.

دوم:

رہا آپ کے چچاؤں کا مسئلہ تو ان کے لیے یہی نصیحت ہے کہ وہ جتنی جلدی ہو سکے حقداروں کو ان کے حقوق واپس کر دیں، اگر وہ ایسا نہیں کرتے وہ بھی ان کے حقوق غصب کرنے والوں میں شامل ہونگے، اور کل قیامت کو رب کے سامنے یہی کبیرہ گناہ لے کر جائینگے جن سے انہوں نے توبہ تك نہیں کی.

اور ان کا یہ کہنا کہ: انہوں نے لوگوں کو ان کی زمین نہیں دی "

یہ تو ان کی جانب سے بہت ہی عجیب بات ہے، انہیں علم ہے کہ یہ زمین نہ تو ان کی ہے اور نہ ہی ان کے والد کی، صحیح اور حق بات تو یہی تھی کہ انہیں یہ کہنا چاہیےتھا:

" ہم لوگوں کی زمین ابھی تك غصب کیے ہوئے اور کیے رکھینگے "

ان اور سب مسلمانوں کے متعلق یہی گمان ہونا چاہیے کہ وہ اپنے اوپر ایسی زیادتی و مشقت نہ کریں جس سے وہ عذاب کے مستحق قرار پائیں، کیونکہ اللہ کا عذاب بہت شدید ہے، اور دنیا کی ساری نعمتیں ملا کر بھی جہنم کی آگ میں ایك لحظہ کے برابر نہیں ہو سکتیں، اللہ تعالی ہمیں سلامتی و عافیت سے نوازے.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کے چچاؤں کو سچی اور پکی توبہ کرنے کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم.